کیا اہل سنت کے آئمہ اور بزرگ علماء امام صادق(ع) کے شاگرد تھے؟

<"xml encoding="UTF-8?>

کیا اہل سنت کے آئمہ اور بزرگ علماء امام صادق(ع) کے شاگرد تھے؟
جواب:
اس میں کسی قسم کا شک نہیں ہے کہ اہل بیت عصمت و طہارت (ع) کا علم لدنی اور بہت وسیع تھا اور اسی وجہ سے ہر زمانے کے لوگ قیامت تک صحیح اور حقیقی علم کے لیے ان کے محتاج تھے اور ہمیشہ محتاج رہیں گے۔ حتی اہل بیت کے مخالفین نے کئی بار اس بات کا اقرار اور اعتراف بھی کیا ہے کہ وہ اہل بیت کے علم کے محتاج ہیں، مثال کے طور پر عمر ابن خطاب ہمیشہ کہتا تھا کہ:

فكان عمر يقول لولا على لهلك عمر.

اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

ابن عبد البر النمری القرطبی المالکی، ابو عمر یوسف بن عبد الله بن عبد البر (متوفى463هـ)، الاستيعاب في معرفة الأصحاب، ج 3 ص 1103 ، تحقيق: على محمد البجاوی، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى،

یا اسی طرح عمر ابن خطاب یہ بھی کہتا تھا کہ:

و فی كتاب النوادر للحميدی و الطبقات لمحمد بن سعد من رواية سعيد بن المسيب قال كان عمر يتعوذ بالله من معضلة ليس لها أبو الحسن يعنی على بن أبی طالب.

عمر ہمشیہ اس مشکل علمی مسئلے سے خدا کی پناہ مانگتا تھا کہ جس کے حل کرنے کے لیے علی ابن ابی طالب موجود نہ ہوں۔

العسقلانی الشافعی، أحمد بن علی بن حجر ابو الفضل (متوفى852 هـ)، فتح الباری شرح صحيح البخاری، ج 13 ص 343 ، تحقيق: محب الدين الخطيب، ناشر: دار المعرفة - بيروت.

اب ہم اہل سنت کے چند علماء اور بزرگان کے امام صادق (ع) کے شاگرد ہونے کے بارے میں اشارہ کرتے ہیں:

1- آلوسی:

آلوسی عالم اہل سنت نے کتاب «مختصر تحفہ الاثنی عشریہ» کے مقدمے میں اور اسی بات کو خود ابو حنیفہ کے قول سے بھی بیان کیا ہے کہ وہ دو سال تک امام صادق (ع) سے علمی استفادہ کرتا رہا ہے:

و هذا أبو حنيفة - رضى الله تعالى عنه – و هو بين أهل السنة كان يفتخر و يقول بأفصح لسان: لولا السنتان

لهلك النعمان، يريد السنتين اللتين صحب فيهما لأخذ العلم الإمام جعفر الصادق - رضى الله تعالى عنه -. و قد قال غير واحد أنه أخذ العلم و الطريقة من هذا و من أبيه الإمام محمد الباقر و من عمه زيد بن على بن الحسين - رضى الله تعالى عنهم.

یہ ابو حنیفہ ہے کہ جو اہل سنت میں سے تھا اور ہمیشہ اس بات پر فخر کیا کرتا تھا اور واضح طور پر کہا کرتا تھا کہ اگر وہ دو سال نہ ہوتے تو، میں ہلاک ہو جاتا۔

ابو حنیفہ کی مراد وہ دو سال ہیں کہ جن میں اس نے امام صادق سے علم حاصل کیا تھا۔ یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ کئی لوگوں نے کہا ہے کہ ابو حنیفہ نے علم اور سیر و سلوک کو امام صادق اور انکے والد امام باقر اور انکے چچا زید ابن علی ابن الحسین سے پڑھا اور سیکھا تھا۔

الألوسی، محمود شكرى، مختصر التحفة الاثنى عشرية، ص 8 ، ألّف أصله باللغة الفارسية شاه عبد العزيز غلام حكيم الدهلوى، نقله من الفارسية إلى العربية: (سنة 1227 هـ) الشيخ الحافظ غلام محمد بن محيى الدين بن عمر الأسلمى، حققه و علق حواشيه: محب الدين الخطيب، دارالنشر: المطبعة السلفية، القاهرة،

القنوجى البخارى، أبو الطيب السيد محمد صديق خان بن السيد حسن خان (متوفى1307هـ)، الحطة فى ذكر الصحاح الستة، ج 1 ص 264 ، ناشر : دار الكتب التعليمية - بيروت ، الطبعة : الأولى،

2- ابن تیمیہ:

ابن تیمیہ نے اگرچے اپنی کتب میں ابو حنیفہ کے امام صادق کے شاگرد ہونے کو واضح طور پر بیان نہیں کیا لیکن اس نے واضح کہا ہے کہ مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، شعبہ، ثوری، ابن جریج، یحیی بن سعید وغیرہ نے امام صادق (ع) سے علم حاصل کیا ہے، اس نے لکھا ہے کہ:

فإن جعفر بن محمد لم يجيء بعد مثله و قد أخذ العلم عنه هؤلاء الأئمة كمالك و ابن عيينة و شعبة و الثورى و ابن جريج و يحيى بن سعيد و أمثالهم من العلماء المشاهير الأعيان.

کوئی بھی جعفر ابن محمد (امام صادق ع) کے بعد انکی مثل نہیں ہے، اہل سنت کی بزرگ شخصیات اور علماء جیسے مالک، سفیان بن عیینہ، [سفیان] ثوری، ابن جریج اور یحیی بن سعید وغیرہ جیسے مشہور و معروف علماء نے ان سے علم حاصل کیا تھا۔

ابن تيميه الحرانى الحنبلى، (متوفى 728 هـ)، منهاج السنة النبوية، ج 4 ص 126 ، تحقيق: د. محمد رشاد سالم، ناشر: مؤسسة قرطبة، الطبعة: الأولى، 1406هـ.

3- محمد بن طلحہ:

اس نے بھی اہل سنت کے چند علماء کو ذکر کیا ہے کہ جہنوں نے امام صادق (ع) کے علمی درس سے استفادہ کیا تھا:

الإمام جعفر الصادق (عليه السلام) ... هو من عظماء أهل البيت و ساداتهم (عليهم السلام) ذو علوم جمة ، و عبادة موفرة ، و أوراد متواصلة ، و زهادة بينة ، و تلاوة كثيرة ، يتتبع معانى القرآن الكريم ، و يستخرج من بحره جواهره ، و يستنتج عجائبه ، و يقسم أوقاته على أنواع الطاعات ، بحيث يحاسب عليها نفسه ، رؤيته تذكر الآخرة ، و استماع كلامه يزهد فى الدنيا ، و الاقتداء بهديه يورث الجنة ، نور قسماته شاهد أنه من سلالة النبوة ، و طهارة أفعاله تصدع أنه من ذرية الرسالة. نقل عنه الحديث ، و استفاد منه العلم جماعة من الأئمة و أعلامهم مثل : يحيى بن سعيد الأنصارى، ابن جريج، مالك بن أنس، الثورى، ابن عيينة، شعبة ، و أيوب السجستانى ، و غيرهم (رض) و عدوا أخذهم عنه منقبة شرفوا بها و فضيلة اكتسبوها.

امام جعفر صادق اہل بیت میں سے ہیں کہ جن کا علم بہت زیادہ، ہمیشہ عبادت اور یاد خدا میں مصروف رہنے والے، بہت زہد رکھنے والے، قرآن کی زیادہ تلاوت کرنے والے، قرآن کے معانی میں دقت و تحقیق کرنے والے کہ جو قرآن سے علمی جواہرات نکالنے والے، قرآن سے مختلف عجائب کا نتیجہ نکالنے والے، کہ انھوں نے اپنے وقت کو کئی قسم کی عبادات کرنے کے لیے تقسیم کیا ہوا تھا کہ اس وقت میں ہمیشہ اپنے نفس کی اصلاح میں مصروف رہتے تھے۔ ان کا مبارک چہرہ دیکھنے سے آخرت کی یاد تازہ ہو جاتی تھی، ان کا کلام سننے سے انسان کے دل میں دنیا کی محبت کم ہوتی تھی، انکی سیرت پر عمل کرنے سے انسان جنت کے راستے پر چلنے لگ جاتا تھا، ان کے چہرے کا نور اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ وہ انبیاء کی اولاد میں سے ہیں، ان کے نیک اور پاک اعمال اس بات کی علامت تھے کہ وہ رسول خدا (ص) کی نسل میں سے ہیں، ان کے علم سے آئمہ اور بزرگان کی ایک جماعت، جیسے یحیی بن سعید انصاری، ابن جریج، مالک بن انس، سفیان ثوری، سفیان، ابن عیینہ، شعبہ اور ایوب السجستانی وغیرہ نے استفادہ کیا تھا اور وہ لوگ امام صادق کی شاگردی کو اپنے لیے فخر اور فضیلت شمار کیا کرتے تھے۔

الشافعي، محمد بن طلحة (متوفى652هـ)، مطالب السؤول فى مناقب آل الرسول (ع)، ص 436 ، تحقيق : ماجد ابن أحمد العطية. کتابخانه اهل بیت (ع) کی سی ڈی کے مطابق،

4- محيى نووى:

یہ بھی اہل سنت کے بزرگان کی شاگردی کے بارے میں اس طرح کہتے ہیں کہ:

روى عنه محمد بن إسحاق و يحيى الأنصارى و مالك و السفيانان و ابن جريج و شعبة و يحيى القطان و آخرون و اتفقوا على إمامته و جلالته و سيادته.

محمد بن اسحاق، یحیی الأنصاری، مالک، دو سفیان، ابن جریج، شعبہ اور یحیی القطان وغیرہ نے امام صادق سے روایت نقل کی ہے اور انکی جلالت، امامت اور بزرگواری پر سب ہی متفق تھے۔

النووي الشافعي، محيي الدين أبو زكريا يحيى بن شرف بن مر بن جمعة بن حزام (متوفى676 هـ)، تهذيب الأسماء و اللغات، ج 1 ص 155 ، تحقيق: مكتب البحوث و الدراسات، ناشر: دار الفكر - بيروت، الطبعة: الأولى،

5- خطيب تبريزى:

خطیب تبریزی کہ خود بھی عالم اہل سنت ہے، اس نے اسطرح لکھا ہے کہ:

جعفر الصادق: هو جعفر بن محمد بن علی بن الحسين بن علی بن أبی طالب، الصادق كنيته أبو عبد الله كان من سادات أهل البيت روی عن أبيه وغيره سمع منه الأئمة الأعلام نحو يحيی بن سعيد و ابن جريج و مالك بن أنس و الثوری و ابن عيينة و أبو حنيفة.

جعفر الصادق: کہ وہ جعفر ابن محمد ابن علی ابن الحسین ابن علی بن ابی طالب ہیں، انکا لقب صادق اور کنیت ابو عبد اللہ ہے. وہ اہل بیت میں سے ہیں کہ انھوں نے اپنے والد اور دوسرے آئمہ اہل بیت سے روایات کو نقل کیا ہے، اور آئمہ و بزرگان، جیسے یحیی بن سعید، ابن جریج، مالک بن انس، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ اور ابو حنیفہ نے امام صادق سے روایت کو سنا تھا۔

الخطيب التبريزی، محمد بن عبد الله، (متوفی741 هـ)، الأكمال فی أسماء الرجال، ص 19،

6- ابو المحاسن ظاہری:

یہ حنفی مذہب اور عالم اہل سنت ہے اور اس نے امام صادق کے حضور میں رہنے والے اہل سنت کے چند علماء کا ذکر کیا ہے:

[ما وقع من الحوادث سنة 148] و فيها توفی جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی زين العابدين بن الحسين بن علی بن أبی طالب رضی الله عنهم، الإمام السيد أبو عبد الله الهاشمی العلوی الحسينی المدنی ... و كان يلقب بالصابر، و الفاضل، و الطاهر، و أشهر ألقابه الصادق ... و حدث عنه أبو حنيفة و ابن جريج و شعبة و السفيانان و مالك و غيرهم. و عن أبی حنيفة قال: ما رأيت أفقه من جعفر بن محمد.

وہ حوادث جو سن 148 ہج کے سال میں رونما ہوئے: اس سال جعفر صادق ابن محمد باقر ابن علی زین العابدین ابن حسین بن علی بن ابی طالب نے وفات پائی۔ وہ امام، سید، ابا عبد اللہ، ہاشمی، علوی، حسینی، مدنی تھے۔ انکا لقب صابر، فاضل اور طاہر تھا لیکن سب سے مشہور لقب صادق تھا۔ ان سے بہت سے افراد جیسے ابو حنیفہ، ابن جریج، شعبہ، سفیان بن عیینہ، سفیان، ثوری اور مالک وغیرہ نے حدیث کو نقل کیا تھا، اور ابو حنیفہ سے نقل ہوا ہے کہ وہ کہتا تھا کہ: میں نے کسی کو جعفر ابن محمد سے زیادہ فقیہ تر نہیں دیکھا۔

الأتابكی، جمال الدين أبی المحاسن يوسف بن تغری بردی (متوفی874هـ)، النجوم الزاهرة فی ملوك مصر و القاهرة، ج 2 ص 68، ناشر: وزارة الثقافة و الإرشاد القومی – مصر.

7- ابن صباغ مالکی:

علی ابن احمد مکی معروف بہ ابن صباغ مالکی کہ عالم اہل سنت تھا، اس نے لکھا ہے کہ:

كان جعفر الصادق ابن محمّد بن عليّ بن الحسين عليهم السلام ... و روی عنه جماعة من أعيان الأُمّة و أعلامهم مثل: يحيى بن سعيد و ابن جريج و مالك بن أنس و الثوری و ابن عيينة و أبو حنيفة و شعبة و أبو أيّوب

السجستانى و غيرهم.

جعفر الصادق ابن محمد بن على بن الحسين علیهم السلام... کہ ان سے امت کے بزرگان کی ایک جماعت جیسے، یحیی بن سعید، ابن جریج، مالک بن انس، الثوری، ابن عیینہ، ابو حنیفہ، شعبہ اور ابو ایّوب السجستانی وغیرہ نے روایت کو نقل کیا تھا۔

المالكى المكى، على بن محمد بن أحمد المعروف بابن الصباغ (متوفى885هـ)، الفصول المهمة فى معرفة الأئمة، ج 2 ص 907-908، تحقيق: سامى الغريرى، ناشر: دار الحديث للطباعة و النشر مركز الطباعة و النشر فى دار الحديث – قم، الطبعة الأولى،

8- ابن حجر ہیثمی:

اس نے ابو حنیفہ اور اہل سنت کے بزرگان کی شاگردی کے بارے میں اس طرح لکھا ہے کہ:

جعفر ... و روى عنه الأئمة الأكابر كيحيى بن سعيد و ابن جريج و السفيانين و أبى حنيفة و شعبة و أيوب السختيانى.

جعفر صادق [علیہ السلام] ... بزرگ علماء، جیسے یحیی بن سعید، ابن جریج، دو سفیان، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، ابو حنیفہ، شعبہ اور ابو ایوب سختیانی نے ان حضرت سے روایت کو نقل کیا ہے۔

الهيثمى، ابو العباس أحمد بن محمد بن على ابن حجر (متوفى973هـ)، الصواعق المحرقة على أهل الرفض و الضلال و الزندقة، ج 2 ص 586 ، تحقيق: عبد الرحمن بن عبد الله التركى - كامل محمد الخراط، ناشر: مؤسسة الرسالة - لبنان، الطبعة: الأولى،

9- شبراوی:

عبد اللہ بن محمد شبراوی کہ بزرگان شافعی میں سے ہے، اس نے امام صادق کا نام ذکر کرنے کے بعد، شاگردوں کا ذکر کرتے ہوئے مالک بن انس اور ابو حنیفہ کا بھی نام ذکر کیا ہے:

السادس من الائمة جعفر الصادق ذو المناقب الكثيرة و الفضائل الشهيرة روى عنه الحديث كثيرون مثل مالك بن انس و أبو حنيفه و يحيى بن سعيد و ابن جريج و الثورى.

جعفر صادق چھٹے امام کہ جن کے فضائل اور مناقب بہت زیادہ اور مشہور ہیں، ان سے بہت سے محدثین بزرگ، جیسے مالک بن انس، ابو حنیفہ، یحیی بن سعید، ابن جریج اور ثوری وغیرہ نے حدیث کو نقل کیا ہے۔

الشبراوى الشافعى، عبد الله بن محمد بن عامر، الإتحاف بحب الأشراف، 54 ، دار النشر: مصطفى البابى الحلبى و أخويه – مصر،

10- شبلنجی شافعی:

مومن بن حسن شبلنجی کہ جو اہل سنت کے بزرگان میں سے ہے، اس نے اپنی کتاب نور الابصار میں اسطرح لکھا ہے کہ:

روی عنه جماعة من أعيان الآئمة و أعلامهم کيحيی بن سعيد و مالک بن أنس و الثوری و ابن عيينة و أبی حنيفة و أيوب السختيانی و غيرهم.

آئمہ کی ایک جماعت نے جیسے یحیی بن سعید، مالک بن انس، ثوری، ابن عیینہ، ابو حنیفہ اور ابو ایوب سختیانی وغیرہ نے ان سے روایت کو نقل کیا ہے۔

شبلنجی الشافعی، حسن بن مومن، نور الابصار فی مناقب آل بيت النبی المختار، ص 297 ، قدم له: دكتور عبد العزيز سالمان، المكتبة التوفيقية،

11- زرکلی:

خیر الدین زرکلی نے بھی لکھا ہے کہ:

جعفر بن محمد الباقر بن علی زين العابدين بن الحسين السبط، الهاشمی القرشی، أبو عبد الله، الملقب بالصادق: سادس الآئمة الاثنی عشر عند الإمامية. كان من أجلاء التابعين. و له منزلة رفيعة فی العلم. أخذ عنه جماعة، منهم الإمامان أبو حنيفة و مالك. و لقب بالصادق لأنه لم يعرف عنه الكذب قط، له أخبار مع الخلفاء من بنی العباس و كان جريئا عليهم صداعا بالحق.

جعفر ابن محمد باقر ابن علی زین العابدین ابن حسین کہ جو رسول خدا (ص) کے نواسے، وہ بنی ہاشم کے قبیلہ قریش سے تھے، انکی کنیت ابا عبد اللہ اور لقب صادق اور شیعوں کے بارہ آئمہ میں سے چھٹے امام تھے، انکا شمار بزرگ تابعین میں سے ہوتا ہے، علم و معرفت میں انکا بہت بلند مقام تھا، ایک بہت بڑی جماعت نے ان سے علم حاصل کیا ہے، کہ ان میں سے امام ابو حنیفہ اور امام مالک کہ جو اہل سنت کے امام بھی ہیں، وہ بھی شامل ہیں۔ انکا لقب صادق ہے کیونکہ کسی نے ہرگز ان سے جھوٹ نہیں سنا تھا۔ ان کے بارے روایات میں ذکر ہوا ہے کہ وہ ساری زندگی دین حق کی سر بلندی کے لیے بنی عباس کے خلفاء کے ساتھ جہاد اور جنگ کی حالت میں رہے۔

الزركلی، خير الدين (متوفى1410هـ)، الأعلام، ج 2 ص 126 ، ناشر: دار العلم للملايين - بيروت – لبنان، چاپ: الخامسة، کتابخانہ اهل بیت (ع) کی سی ڈی کے مطابق،

12- علی بن محمد دخیل اللہ:

ڈاکٹر علی بن محمد دخیل اللہ وہابی کہ جو دور حاضر کا محقق اور مصنف ہے، اس نے کتاب الصواعق المرسلہ کی تحقیق کے حاشیے میں اسطرح لکھا ہے کہ:

هو جعفر بن محمد الباقر بن علی زين العابدين بن الحسين السبط الهاشمی القرشی الملقب بالصادق. ولد سنة

80 بالمدينة و هو سادس الائمة الاثنى عشرية عند الامامية، من اجلاء التابعين، أخذ عنه جماعة منهم الإمامان مالك و أبو حنيفة. و توفى فى المدينة سنة 148.

وہ جعفر بن محمد باقر بن علی زین العابدین ابن حسین، کہ جو رسول خدا (ص) کے نواسے، وہ قبیلہ بنی ہاشم اور قریش میں سے تھے، ان کا لقب صادق تھا. وہ سال 80 ہجری کو مدینہ میں پیدا ہوئے۔ وہ امامیہ کے بارہ آئمہ میں سے چھٹے امام ہیں، انکا شمار بزرگ تابعین میں سے ہوتا ہے۔ ایک جماعت کہ ان میں امام مالک اور ابو حنیفہ بھی ہیں، نے ان سے کسب علم کیا تھا۔ وہ سال 148 ہجری کو مدینہ میں وفات پا گئے تھے۔

ابن قيم الجوزية، محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين (متوفى: 751هـ)، الصواعق المرسلة على الجهمية و المعطلة، ج 1 ص 616 ، المحقق: على بن محمد دخيل الله، دار النشر: دار العاصمة، الرياض – المملكة العربية السعودية،

13- عبدالرحمن شرقاوی:

شرقاوی جو ایک معروف مصری مصنف ہے، اس نے کتاب آئمۃ الفقہ التسعہ میں حضرت صادق کے ایک مخصوص باب میں، ابو حنیفہ کے ان سے بہت مشکل سوالات اور ان حضرت کے تمام سوالات کے جوابات دینے کو نقل کرنے کے بعد، اس نے لکھا ہے کہ:

و صحبه أبو حنيفة النعمان بعد ذلک مدة سنتين يتلقى عنه العلم.

ابو حنیفہ اس واقعہ کے بعد دو سال تک امام صادق کے ساتھ رہا اور ان سے علم حاصل کرتا رہا۔

الشرقاوي، عبد الرحمن، آئمة الفقه التسعة، ص 49 ، دار النشر: دار الشروق، 1411 هـ، 1991 م.

اور اسی طرح حضرت صادق کے اسی مخصوص باب کے آخر میں، اس نے اسطرح لکھا ہے کہ:

توفى الامام جعفر الصادق الذى درس عليه الامام مالک و روى عنه أبو حنيفة النعمان و تعلم منه و صحبه سنتين كاملتين قال عنهما أبو حنيفة النعمان: لولا السنتان لهلک النعمان.

امام صادق [سلام الله علیہ] دنیا سے اس حالت میں گئے کہ مالک نے ان سے علم حاصل کیا تھا اور ابو حنیفہ نے ان سے روایت نقل کی اور ان سے علم بھی حاصل کیا تھا، اور ابو حنیفہ پورے دو سال ان کے ساتھ رہا اور ان دو سالوں کے بارے میں اسطرح کہتا ہے کہ: اگر وہ دو سال نہ ہوتے تو، نعمان [یعنی ابو حنیفہ] ہلاک ہو جاتا۔

الشرقاوي، عبد الرحمن، آئمة الفقه التسعة، ص 51 ، دار النشر: دار الشروق، 1411 هـ، 1991 م.

اسی نے ایک دوسری جگہ واضح طور پر کہا ہے کہ امام صادق (ع) ابو حنیفہ کے استاد تھے:

و كان يقاوم كما قاوم أستاذه و صديقه الإمام جعفر الصادق من قبل البدعة تزيين التقشف و الانصراف عن هموم الحياة و ترک الأمر كله لطبقة بعينها تملک و تستغل و تحكم و تستبد.

ابو حنیفہ اپنے استاد اور دوست امام صادق کی طرح بدعت کے مقابلے پر، مشکل و سختی کو خوبصورت ظاہر کرنے پر، اپنے نفس پر درویشوں کی طرح ظلم کرنے پر اور ظاہری دنیا سے دوری اختیار کرنے پر، ان سب کا ڈٹ کر مقابلہ کرتا تھا اور اس [ابو حنیفہ] نے ان گروہوں کی تمام خصوصیات و صفات کو اور ان کے ذریعے غلط استفادہ کرنے اور غلط بات کرنے کو ترک کیا ہوا تھا۔

الشرقاوی، عبد الرحمن، آئمة الفقه التسعة، ص 60 ، دار النشر: دار الشروق، 1411 هـ، 1991 م.

اسی اس نے مالک کے بارے میں لکھا ہے کہ:

أفاد الإمام مالک من صحبة الإمام جعفر و أخذ عنه كثيرا من طرق استنباط الحکم و وجوه الرأی و أخذ عنه البعض الاحکام فی المعاملات و أخذ الاعتماد علی شاهد دون شاهدين إذا حلف المدعی اليمين و كما أخذ من الإمام الصادق جعفر بن محمد اخذ من أبيه الإمام محمد الباقر بن علی زين العابدين بن الحسين بن علی بن أبی طالب.

امام مالک نے امام صادق کے ساتھ رہنے کی وجہ سے بہت علمی استفادہ کیا تھا اور بہت سے احکام کو استنباط کر کے ان سے نتیجہ نکالنے کو امام سے سیکھا تھا اور اسی طرح معاملات کے احکام اور دعوی کرنے والا جب قسم کھائے تو اس وقت ایک گواہ یا ایک سے کم گواہ پر اکتفاء کرنے کے احکام کو بھی اس نے امام سے سیکھا تھا، جس طرح کہ امام جعفر صادق [سلام اللہ علیہ] نے اپنے والد محمد باقر ابن علی زین العابدین ابن علی ابن حسن ابن علی ابن ابی طالب [سلام اللہ علیہم اجمعین] سے علم اور احکام کو حاصل کیا تھا.

الشرقاوی، عبد الرحمن، آئمة الفقه التسعة، ص 87 ، دار النشر: دار الشروق، 1411 هـ، 1991 م.

اسی طرح اس نے مالک کے امام باقر اور امام صادق سلام اللہ علیہما کے درس میں حاضر ہونے کے بارے میں اور اسکی اہل بیت (ع) کے ساتھ اعتقاد میں مخالفت کے بارے میں لکھا ہے کہ:

لزم مالک مجلس الامام محمد الباقر و ابنه الامام جعفر و تعلم منهما علی الرغم من ان الرأيه فی الإمام علی بن أبی طالب كرم الله وجهه لا يرضی آل البيت و شيعتهم فقد فضل عليه أبابكر الصديق و عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان رضی الله عنهم و جعل الامام عليا كرم الله وجهه و رضی الله عنه كسائر الصحابة.

مالک امام محمد باقر اور انکے فرزند امام جعفر صادق کے درس کی مجلس میں حاضر ہوتا اور ان سے علم کسب کرتا تھا، در حالیکہ اسکی نظر امام علی بن ابی طالب کے بارے میں، اھل بیت اور انکے شیعوں کی نظر کے مخالف تھی، کیونکہ مالک ابوبکر، عمر اور عثمان کو علی پر برتری دیتا تھا اور امام علی کو دوسرے عام صحابہ کی طرح قرار دیتا تھا۔

الشرقاوی، عبد الرحمن، آئمة الفقه التسعة، ص 87 ، دار النشر: دار الشروق، 1411 هـ، 1991 م.

شرقاوی کے اس کلام سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت علی (ع) کو دوسرے صحابہ پر برتری دینے کا نظریہ خود اہل بیت (ع) کے زمانے میں بھی موجود تھا۔

14- عبد الحليم الجندی:

عبد الحلیم الجندی کہ جو دور حاضر کے اہل سنت کا استاد اور محقق ہے، اس نے لکھا ہے کہ:

فلقد تتلمذ أبو حنيفة و مالک للإمام الصادق، و تأثر كثيرا به ،سواء فی الفقه أو فی الطريقة. و مالک شيخ الشافعی و الشافعی يدلی إلی أبناء النبی بأسباب من العلم و الدم. و قد تتلمذ له أحمد بن حنبل سنوات عشرة. فهؤلاء آئمة أهل السنة الأربعة، تلاميذ مباشرون أو غير مباشرين للإمام الصادق.

ابوحنیفه اور مالک بن انس امام صادق [سلام الله علیه] کے شاگرد تھے۔ وہ علم فقہ ہو یا سیر و سلوک کا علم ہو، وہ دونوں امام سے بہت زیادہ متاثر تھے۔ مالک، شافعی کا استاد ہے، اور شافعی لوگوں کو رسول خدا کے فرزندان کی طرف راہنمائی کرتا تھا کہ ان سے تعلقات برقرار کریں اور انکے علم سے استفادہ کریں۔ احمد بن حنبل نے دس سال اس سے علم حاصل کیا۔ یہ اہل سنت کے چار امام ہیں کہ جہنوں نے مستقیم اور غیر مستقیم امام صادق [سلام اللہ علیہ] سے علم حاصل کیا ہے۔

الجندي، عبد الحليم، الإمام جعفر الصادق، ص3 ، دار المعارف، مصر، قاهره.

15- محمد ابو زہرہ:

محمد ابو زہرہ عالم اور مصنف اہل سنت ہے، اس نے لکھا ہے کہ:

فآئمة السنة الذين عاصروه تلقوا عنه و أخذوا، أخذ عنه المالک رضی الله عنه، و أخذ عنه طبقة مالک، کسفيان بن عيينة و سفيان الثوری، و غيرهم كثير و أخذ عنه أبو حنيفة مع تقاربهما فی السن، و اعتبره أعلم أهل الناس، لأنه أعلم الناس باختلاف الناس، و قد تلقی عليه رواية الحديث طائفة كبيرة من التابعين، منهم يحيی بن سعيد الانصاری و أيوب السختيانی و ابان بن تغلب و أبو عمرو بن العلاء و غيرهم من آئمة التابعين فی الفقه و الحديث.

اہل سنت کے آئمہ کہ جو ان [امام صادق سلام اللہ علیہ] کے ہمعصر تھے، انھوں نے ان سے علم حاصل کیا تھا۔ مالک اور اسکے ہمعصروں نے جیسے، سفیان بن عیینہ اور سفیان ثوری وغیرہ کہ بہت زیادہ ہیں۔ ابوحنیفہ نے بھی ان سے کسب علم کیا ہے، در حالیکہ ان دونوں کی عمر ایک دوسرے کے نزدیک تھی، اور ابوحنیفہ ان کو اس زمانے کا عالم ترین انسان کہتا تھا کیونکہ وہ لوگوں کے درمیان علمی اختلافات کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے، اور بہت زیادہ تابعین نے بھی ان سے روایت کو نقل کیا ہے کہ ان میں سے، یحیی بن سعید انصاری، ایوب سختیانی، ابان بن تغلب اور ابو عمرو بن علاء وغیرہ کہ یہ سب علم فقہ اور علم حدیث میں بزرگ تابعین میں سے تھے۔

ابو زهرة، محمد، الامام الصادق حياته و عصره – آرائه و فقهه، ص 66،

اس نے ایک دوسری جگہ اعتراف کیا ہے کہ اہل سنت کا اتفاق اور اجماع ہے کہ مالک، امام صادق کا شاگرد تھا:

و إنه من المتفق عليه أخذ أن المالك رضى الله عنه كان يختلف إليه، و يأخذ عنه.

مالک کا امام صادق کے پاس آنا جانا اور ان سے علم حاصل کرنا، یہ ایک ایسی بات ہے کہ اہل سنت کا اس پر اتفاق اور اجماع ہے۔

ابو زهرة، محمد، الامام الصادق حیاته و عصره – آرائه و فقهه، ص 89

جیسا کہ آپ نے ملاحظہ کیا کہ اہل سنت کے بزرگان اور آئمہ مستقیم اور غیر مستقیم امام صادق کے شاگرد ہیں، اگرچے انھوں نے علم فقہ اور علم عقائد میں مکمل طور پر اپنے استاد کی پیروی نہیں کی، لیکن پھر بھی وہ سب امام صادق کے شاگرد شمار ہوتے ہیں۔

اب یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں سب اہل سنت نے تمام مسائل اور تمام احکام میں شیعوں کی طرح امام صادق کی اطاعت اور پیروی کرنے کی بجائے، امام صادق اور دوسرے اہل بیت کے آئمہ کو چھوڑ کر ان کے شاگردوں کی پیروی کی ہے ؟؟؟

نتیجہ:

یہاں تک یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی ہے کہ اہل سنت کے علماء اور بزرگان، حتی ان کے چار امام یعنی ابوحنیفه، مالک بن انس، محمد بن ادریس شافعی اور احمد بن حنبل، مستقیم اور غیر مستقیم امام صادق کے شاگرد تھے، اور یہ عادی اور طبیعی بات تھی کہ وہ اپنے استاد کے شاگرد ہونے کے ناطے سے زراره، ہشام اور محمد ابن مسلم وغیرہ کی طرح علم فقہ اور علم عقائد میں مکمل طور پر امام صادق (ع) کی پیروی کرتے لیکن بد قسمتی سے ایسا نہ ہوا اور انھوں نے امام صادق کا شاگرد ہونے کے باوجود اپنے علمی راستے کو اپنے استاد سے مکمل طور پر جدا کر لیا، جس طرح کہ بہت سے صحابہ نے خود اہل سنت کی کتب کے مطابق، نہ فقط یہ کہ رسول خدا (ص) کے مکتب کی مکمل طور پر پیروی نہ کی بلکہ رسول خدا کی طرف ہذیان وغیرہ کی نا مناسب نسبتیں دیں۔ قطعی اور یقینی طور ان لوگوں کا ایسا کرنا، اس میں رسول خدا یا امام صادق کا کوئی قصور یا عیب نہیں ہے، بلکہ یہ سب ان لوگوں کا قصور اور سستی ہے کہ جہنوں نے ان معصوم اور خدائی راہنماؤں کی پیروی نہیں کی، لہذا عقلی اور نقلی طور پر سب اہل سنت کا فریضہ بنتا ہے کہ وہ شاگردوں کی پیروی کرنے کی بجائے، شیعوں کی تمام احکام اور تمام عقائد میں علم لدنی اور وسیع علم رکھنے والے اہل بیت (ع) کے معصوم آئمہ کی پیروی کریں، تا کہ دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

التماس دعا